ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

عراق پر امریکی حملے کے خلاف اگر چہ سینٹ میں قرارداد پیش کی گئی ہے لیکن اس میں کہیں بھی مذمت نہیں کی گئی۔ ہائیکورٹ بار نے اپنی ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ امریکہ کی مذمت سے گریز کر کے مجلس عمل نے اپنی پوزیشن خراب کر لی، جبکہ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نے کہا ہے کہ مجلس عمل والے امریکہ کی مذمت نہیں کر سکتے، جہاد کیا کریں گے؟

متحدہ مجلس عمل نے اگر چہ ملین مارچوں کی قیادت تو کی اور کر رہا ہے لیکن اس کا امریکی جارحیت کی باقاعدہ مذمت نہ کرنا واقعتاً افسوسناک ہے۔ بھلا ہو طالبان مولویوں کا، جنہوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کر کے ہمارے مولویوں کی بھی لاج رکھ لی اور ان کیلئے سیاست میں شملہ بلند کر کے داخل ہونے کا موقع فراہم کر دیا۔ وگرنہ ادھر تو ''توکل'' کا یہ عالم ہے کہ منجدھار میں کودنے سے پہلے مجلس عمل نے خود کو مضبوط رسے سے باندھ لیا ہے۔ ہمیں اس وقت بے حد شرمساری ہوئی، جب بھارتی دوردرشن نے اپنے ایک پروگرام میں برملا کہا کہ عراق پر امریکی حملے کی مذمت سے پاکستان کے مذہبی حلقے خاموش ہیں، گویا امریکہ کی مذمت کا بھاری پتھر حزب اقتدار نے تو اٹھانا ہی نہ تھا، حزب اختلاف جس کا بڑا حصہ دینی جماعتوں پر مشتمل ہے، نے بھی فارسی کی ایک اور مثل سچ کر دکھائی کہ ''چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی'' سینٹ کی قرارداد میں حملے کی مذمت کیوں نہیں کی گئی۔ اس کا جواب پاکستانی قوم ہرگز برسر اقتدار طبقے سے نہیں پوچھے گی؟ یہ سوال تو سیدھا اس دینی اتحاد کی جھولی میں جا گرتا ہے، جس نے جلسوں میں قرآن ہاتھوں میں لے کر ووٹ لئے تھے، ''چوری کھانے والے مجنوں'' تو ہر دور اور ہر صدی میں ملتے رہے ہیں لیکن حلوہ کھانے والے مجاہد شاید اب مجلس عمل نے ''پروڈیوس'' کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا ہے۔ سینٹ میں امریکی حملے کے خلاف قرارداد میں مذمت کا نہ ہونا سینٹ میں بیٹھنے والے مجلس عمل کے ارکان کے ذمہ ہے، جس کیلئے وہ کہاں کہاں جوابدہ ہیں، یہ مجلس خوب جانتی ہے۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور۔ 5 اپریل 2003ء کالم: سرراہے)